مہیج الاحزان
علامہ حسن بن محمد علی یزدی
ام حسبت ان اصحاب الکھف والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا
ولی العصر ٹرسٹ

مہیج الاحزان

تالیف

آقائی حسن بن محمد علی یزدی

مترجم

مولانا سید ظل حسنین زیدی سرسوی

پیش کش : سید محمد شبر عباس

ولی العصر ٹرسٹ

رتہ متہ ضلع جھنگ

نام کتاب ——— مہیج الاُحزان

نام مؤلف ——— آغائی حسن بن محمد علی یزدی

نام مترجم ——— مولانا سید ظلِ حسین زیدی سرسوی

سال طباعت ——— ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۴۱۱ھ

تعداد ——— ۱۰۰۰

کتابت ——— حضرت کیلیانوالہ

مطبع ———

ہدیہ ———

ناشر ———

ولی العصر، رتہ متہ ضلع جھنگ

اسٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو۔ مین بازار اسلام پورہ لاہور

اِنَّ لِلْحُسَیْنِ مَعْرِفَۃٌ مَکْتُوبَۃٌ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ کہ بے شک خداوند عالم نے مومنین کے نقوش لوح دل پر کشیدہ نہ ہوں تو ہزاروں بار کا سنا ہوا واقعہ کس طرح اثر پذیر ہوتا کہ ادھر مصائب سنتے اور در و دیوار سے گریہ کی آوازیں بلند ہو جاتی ہیں۔ اور بے اختیار آنکھیں اشک خونی برسانے لگتی ہیں۔ ہچکی گلوگیر ہو جاتی ہے۔ آہ سوزاں دل سے نکلتی ہے۔ آرزو انگڑائی لیتی ہے کہ کاش ہم بھی کربلا میں ہوتے تو امام مظلوم کے ساتھ جام شہادت پیتے۔ اور امام حسینؑ نے اس محبت کی بنا پر استغاثہ بلند کیا تھا۔ اَمَا مِنْ مُجِیْرٍ یُجِیْرُنَا۔ اَمَا مِنْ رَاحِمٍ یَرْحَمُنَا۔ کیا ہے کوئی جو ہماری مدد کرے اور بےکسی و مظلومی پر رحم کرے۔

پس جسے معرفت امام حاصل ہے وہ کہتا ہے کہ کاش میں بھی ساتھ تھا فوز عظیم حاصل کرتا۔

صاحب مناقب لکھتے ہیں کہ ایک روز ایک جماعت حضرت امام حسینؑ کے پاس آئی اور عرض کیا یابن رسول اللہ حَدِّثْنَا بِفَضْلِكَ۔ اے فرزند رسولؐ خدا ذرا اپنے فضائل سنائیے تو آپ نے فرمایا کہ لَا یُطِیْقُوْنَ کہ تم لوگ سننے کی تاب نہیں لا سکتے۔ تم لوگ ذرا دور چلے جاؤ۔ ایک گوشہ کی طرف اشارہ کیا کہ وہاں چلے جاؤ۔ بس وہ لوگ دور چلے گئے۔ اور ان لوگوں میں سے ایک شخص نزدیک رہ گیا۔

امام حسین علیہ السلام نے اس سے اپنے فضائل بیان کرنا شروع کئے آپ نے ابھی قدرے اپنے اسرار و فضائل بیان فرمائے تھے۔ کہ وہ شخص حیرت زدہ ہو گیا اور وہاں سے اٹھا اپنے ساتھیوں میں سے کسی سے بات نہ کر سکا۔ بلکہ صحرا کی طرف چلا گیا۔ اور وہ لوگ بھی منتشر ہو گئے۔